تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

مقدمہ

علم نحو بہیئتِ کذائیہ (حالتِ موجودہ فنِ علم نحو) بدعت ہے یہ علم بہیتِ کذائیہ (حالتِ موجودہ فنِ علم نحو) زمانہ نبوت میں نہ تھا اور نہ ہی اس کی تدوین (اشاعت) کی اس وقت ضرورت تھی۔ جب فتوحاتِ اسلامیہ ہوئیں، عربی و عجمی لوگوں کا اختلاط (ملاپ) ہوا تو عربی زبان میں بلکہ قرآنی آیات میں اغلاط کا استعمال ہونے لگا بنابریں (اس بناپر) اس کی تدوین و ترتیب کی ضرورت محسوس ہوئی۔ سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اجمالی خاکہ تیار کر کے اپنے شاگرد ابوالاسود دوئلی کو دیدیا جنہوں نے اس کے چند اصول و ضوابط مُرَتَّب کئے۔

اب چونکہ قرآن و حدیث کا سمجھنا اسی علم پر موقوف ہے اس لئے اس کا پڑھنا وجوبات سے ہو گیا اس معنی پر یہ بدعت واجبہ ہے اس کی تفصیل فقیر کی کتاب "تَحۡقِيۡقُ الۡبِدۡعَةِ" اور "العِصۡمَةُ عَنِ البِدۡعَةِ" میں ہے۔

ابوالاسود دوئلی کے بعد علماء نے تفصیل و توضیح یہاں تک پہنچایا کہ علومِ عربیہ کا ایک مُستقل فَن ہو گیا اور لاکھوں تصانیف اس موضوع پر لکھی گئیں۔ تفصیل فقیر کی کتاب "نِعۡمَ الحَامِي شَرۡحُ شَرۡحِ الجَامِيّ" کے مقدمہ میں ہے۔

اس رسالہ میں فقیر نے نحو کے ضروری قواعد لکھ کر اس کا نام "فیض النحو" تجویز کیا ہے۔

وَمَا تَوۡفِيۡقِيۡ إِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ

تعریفات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

۱۔**علم نحو**:وہ علم ہے جس میں کلمات کے وہ حالات[1] بیان ہوں جو دوسرے کلمے کے ساتھ سلط معنوی سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔**فائدہ**:کلام عرب کو باعتبار ہیئت ترکیبی کے صحیح پڑھنا اور اپنے دلی مضمون کو صحیح ہیئاتِ ترکیبی سے ادا کرنا۔

۳۔**موضوع**:کلام عرب اور اس کے اجزاء۔

۴۔**مرتبہ**:(علم) صَرف کی گردان کی مشق اور نصاب الصرف، پڑھنے کے بعد۔

۵۔**لفظ**:انسان کی بولی۔جو آواز بذریعہ مخارجِ حروف آدمی کے منہ سے نکلے۔معنی دار ہو یا بے معنی۔

۶۔**کلمہ**:لفظ معنی دار مفرد (لفظِ مفرد واحد المعنی) کو کہتے ہیں۔

۷۔**لفظِ مُفْرَدْ**:جس کے معنی اس کے حصوں کے معنی سے حاصل نہ ہوں۔

۸۔**لفظِ مُرَکَّبْ**:جس کے معنی اس کے حصوں کے معنی سے حاصل ہوں۔

۹۔**اِسم**:وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور اس سے کوئی زمانہ ماضی وحال واستقبال میں سے نہ سمجھا جائے۔

۱۰۔**فعل**:وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا وقوع سمجھا جائے زمانہ ماضی یا حال یا استقبال میں۔

۱۱۔**ماضی**:جو زمانہ کلام کرنے سے پہلے گزرا۔

۱۲۔**حال**:جو کلام کرنے کے وقت شروع ہوا ہو لیکن ہنوز (ابھی) ختم نہ ہوا ہو۔

۱۳۔**استقبال**:جو کلام کرنے کے وقت ہنوز شروع نہ ہوا ہو۔

۱۴۔**حرف**:وہ کلمہ ہے کہ معنی غیر مستقل کے لئے بنا ہو۔

۱۵۔**مرکب مفید**:وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو اس کو مرکبِ تام وجملہ وکلام بھی کہتے ہیں۔

---

[1] کلمہ جیسے: اعراب، تقدیم، تاخیر، تذکیر، تانیث، تثنیہ، جمع، ذکر، حذف، مفرد، جملہ،

۱۶۔**مرکب غیر مفید**: وہ مرکب ہے کہ اسکے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو اور اس کو مرکب ِناقص وکلام غیر تام بھی کہتے ہیں۔

۱۷۔**جملہ خبریہ**: وہ جملہ قائل کو سچ یا جھوٹ کہہ سکیں۔

۱۸۔**جملہ انشائیہ**: وہ جملہ کہ اس کو سچ یا جھوٹ نہ کہہ سکیں۔

۱۹۔**جملہ اسمیہ**: جس میں کلام اسم سے شروع ہو۔

۲۰۔**جملہ فعلیہ**: جس میں کلام فعل سے شروع ہو۔

۲۱۔**اسناد**: نسبت تامہ کو کہتے ہیں نسبت ایک شئے کی دوسرے کی طرف اس طور سے کہ اس سے پوری بات سمجھی جائے جس پر سکوت صحیح ہو۔

۲۲۔**مسند**: جو کہ اس کا معنے کسی اسم کے معنے کے لئے ثابت کیا جائے۔

۲۳۔**مسند الیہ**: جس کی طرف نسبت کی جائے کسی معنی کے ثبوت کی۔

۲۴۔**محکوم علیہ**: جس کے لئے کوئی بات ثابت کی جائے۔

۲۵۔**محکوم بہ**: جو بات کسی ذات کے لئے ثابت کی جائے۔

۲۶۔**حکم**: اس نسبت کو کہتے ہیں جس پر سکوت صحیح ہو۔ اور صادق (سچا) اور کاذب (جھوٹا) ہو سکے۔

۲۶۔**امر**: وہ صیغہ کہ جس سے معنی مصدری کی طلب سمجھی جائے۔

۲۷۔**نھی**: وہ صیغہ جس سے معنی مصدری کا منع سمجھا جائے۔

۲۸۔**استفھام**: جس سے کسی واقعے کے وقوع کی طلب سمجھی جائے۔

۲۹۔**تمنی**: جو آرزو پر دلالت کرے۔

۳۰۔**ترجی**: جس سے امیدواری سمجھی جائے۔

۳۱۔**عقود**: جس سے معاملے کی پختگی سمجھی جائے۔

۳۲۔**ندا**: جو پکارنے کے واسطے موضوع (بنایا گیا) ہو۔

۳۳۔**عرض**: جس سے کسی کام کے واسطے توجہ دلانا مقصود ہو۔

۳۴۔**قسم**: جس سے کسی واقعے کی توثیق (پختگی) بذریعہ کسی وُقعت وعظمت کے کی جائے۔

۳۵۔ **تعجب**: جو حالت کہ کسی اور نادر (انوکھی) چیز کے ادراک (حصول) سے پیدا ہو۔

۳۶۔ **مرکب اضافی**: وہ مرکب جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے۔

۳۷۔ **مضاف**: وہ اسم جس کی نسبت دوسرے کی طرف کی جائے۔

۳۹۔ **مضاف الیہ**: جس کی طرف نسبت کی جائے۔

۴۰۔ **اضافت**: نسبت کرنا ایک اسم کا دوسرے کی طرف بتعلقات خاصہ (مخصوص تعلق کے ساتھ)۔

۴۱۔ **مرکب بنائی**: جو ترکیب کے مجموعہ کو مبنی کر دے۔

۴۲۔ **مرکب منع صرف**: جو ترکیب کہ غیر منصرف بنائے جو دو بے ربط اسموں سے ملکر بنا ہو۔

۴۳۔ **مُعْرَبْ**: وہ اسم ہے کہ ترکیب میں واقع ہو اور مختلف العمل عاملوں کے آنے سے اس کا آخر بدل جائے۔

۴۴۔ **مبنی الاصل**: جو محلِ اعراب میں واقع نہ ہو۔

۴۵۔ **مبنی**: جو عاملانِ مختلف العمل کے آنے سے ایک حال پر رہے۔

۴۶۔ **اسم غیر ممکن**: جو اعراب کو قبول نہ کرے۔

۴۷۔ **اسم متمکن**: جو اعراب کو قبول کرے۔

۴۸۔ **مضمر**: وہ اسم کہ موضوع (بنایا گیا) ہو واسطے متکلم یا مخاطب یا غائب مذکور شدہ کے۔

۴۹۔ **ضمیر مرفوع**: وہ ضمیر جو محلِ رفع (رفع کی جگہ) میں واقع ہو یعنی اگر اس کی جگہ کوئی مُعْرَبْ ہو تا تو رفع ہو تا۔

۵۰۔ **ضمیر منصوب**: وہ ضمیر جو محلِ نصب (نصب کی جگہ) میں واقع ہو۔

۵۱۔ **ضمیر مجرور**: وہ ضمیر جو بعد مضاف یا حرف جر کے واقع ہو۔

۵۲۔ **ضمیر متصل**: جو کلمہ سے ملی ہو اور علیحدہ نہ ہو سکے۔

۵۳۔ **ضمیر منفصل**: جو کلمہ سے متصل نہ ہو۔ وہ ضمیر و کلمہ کا کالجز (جزء کی طرح) نہ ہو۔

۵۴۔ **جَرْ**: علامت اضافت کو کہتے ہیں جیسے کَسرَہ، فَتْحَہ، ی

۵۵۔ **جزم**: حرکت یا بدل حرکت یعنی نون اعرابی یا مشابہ حرکت یعنی حرف علت کا آخر سے گر جانا۔

۵۶۔ **مُعْتَلْ**: نحویوں کے نزدیک جس کے آخر میں حرف علت ہو۔

۵۷۔ **مُعْتَلْ اَلِفِیْ**: جس کے آخر میں الف ہو بدلا ہوا واوؔ یا یاء سے۔

۵۸۔ **عاملِ لفظی**: وہ عامل جو تلفظ میں آئے۔

۵۹۔ **عامل معنوی**: وہ عامل جو تلفظ میں نہ آئے عقل سے معلوم ہو۔

۶۰۔ **حروف جر یا جارہ یا خافِضْ**: وہ حروف جو فعل یا معنی فعل کو اپنے مدخول تک پہنچاتے ہیں۔

۶۱۔ **فعلِ لازم**: جو تنہا فاعل پر تمام ہو مفعول بہ کو نہ چاہے۔

۶۲۔ **فعلِ مُتَعَدّیْ**: جو فاعل کے سوا مفعول بہ کو بھی چاہے۔

۶۳۔ **فعلِ معروف**: جس فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔

۶۴۔ **فعلِ مجھول**: جس فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو۔

۶۵۔ **فاعل**: جس کی طرف فعل کے معنی مصدری کے صدور کی نسبت کی جائے۔

۶۶۔ **مفعولِ بہ**: جس پر فعل کے وقوع کی نسبت کی جائے۔

۶۷۔ **مفعولِ مطلق**: جو فعل کے معنی مصدری کی تصریح کرے۔

۶۸۔ **مفعولِ لَہٗ**: جو فعل کے سبب اور غرض کو بیان کرے۔

۶۹۔ **مفعولِ مَعَہٗ**: جو بعد واوؔ کے ہو بمعنی مصاحبت۔

۷۰۔ **مفعولِ فیہ**: جو فعل کے وقت اور جگہ کو بیان کرے۔

۷۱۔ **حال**: جو ہیئاتِ فاعلی یا مفعولی کی قید واقع ہو۔

۷۲۔ **تمیز و مُمَیّز**: جو ابہام کو دور کرے۔

۷۳۔ **مُظْھَرْ**: جو ضمیر نہ ہو۔

۷۴۔ **مُضْمَرْ**: ضمیر کو کہتے ہیں۔

۷۵۔ **فعل مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہ**: فعل مجہول ہے۔

۷۶۔ **مفعولِ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ**: جس کو نائب فاعل بھی کہتے ہیں۔ فعل مجہول کی اسناد جس کی طرف کی جائے۔

۷۷۔ **افعالِ قُلوب**: جو یقین و شک کے معنی میں ہوں۔

۷۸۔ **افعالِ ناقصہ**: جو اپنے فاعل کو ایک صفتِ خاص پر ہونے کو بیان کرے۔

۷۹۔ **افعالِ مقاربہ**: جو اپنے فاعل سے خبر کے قُرب کو بیان کرے۔

۸۰۔ **افعالِ مدح وذم**: جو انشائے مدح وذم کے واسطے موضوع ہوں۔

۸۱۔ **افعالِ تَعَجُّبْ**: جو انشائے تعجب کے واسطے موضوع ہوں۔

۸۲۔ **اسمائے شرطیہ**: جو شرط و جزا کے واسطے موضوع ہوں۔

۸۳۔ **اسمِ تام**: جو اضافت سے ممنوع ہو بیان مقدار کے واسطے وہ اسم جس کی تمامی تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت پر ہو۔

۸۴۔ **اسمائے کنایہ**: جو عدد کے یا سخن کے ابہام کے واسطے موضوع ہو۔

۸۵۔ **مبتداء**: جو اسم کہ مجرد (خالی) ہو عوامل لفظی سے اور مسند الیہ ہو یا صفت ہو مجرد عوامل لفظی سے اور اسم ظاہر کو رفع دے۔

۸۶۔ **خبر**: وہ اسم کہ مسند ہو مبتداء کی طرف۔

۸۷۔ **تابع**: جو ثانی کہ اپنے اوپر والے کے اعراب پر ہو اسی حیثیت سے۔

۸۸۔ **متبوع**: جس کا اعراب بتبعیت سابق ہو جس کے اعراب کے تابع کوئی اسم کیا جائے۔

۸۹۔ **تاکید**: جس سے نسبتِ سابقہ کا اعادہ ہو۔

۹۰۔ **بدل**: جو اوپر کی نسبت سے مقصود ہو۔ جو نسبت کہ اس کے متبوع کی طرف کی جائے اس سے خود مقصود ہو نہ کہ متبوع۔

۹۱۔ **نعت یا صفت**: جو تابع کہ موصوف کی ایک حالت کو بیان کرے۔

۹۲۔ **ضمیر بارز**: وہ ضمیر متصل جو پڑھنے میں آئے۔

۹۳۔ **ضمیر مُسْتَتَرْ**: وہ ضمیر جو فقط سمجھنے میں آئے۔

۹۴۔ **اسمِ اشارہ**: جو دلالت کرے ذاتِ مُشَارٌ اِلَیْہ (جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہو اس) پر۔

۹۵۔ **اسمِ موصول**: جو کلام کا جزو تام ہو سکے بغیر ایک ایسے جملے کے کہ اس میں ایک ضمیر ہو جو پھرے اس کی طرف اور جملہ اس کا صلہ کہلائے گا۔

۹۶۔**اسمائے افعال**: وہ اسم جو بمعنی ماضی یا امر مستعمل ہو گئے ہوں۔

۹۷۔**اسمائے اصوات**: جو کسی جانور کی آواز کی حکایت ہو یا کسی جانور پر اثر ڈالنے کے واسطے موضوع ہو۔

۹۸۔**اسمائے ظروف**: جو وقت اور جگہ کو بیان کریں۔

۹۹۔**معرفہ**: جو موضوع ہو ذات معین کے واسطے۔

۱۰۰۔**نکرہ**: جو موضوع ہو ذات غیر معین کے واسطے۔

۱۰۱۔**مذکر**: وہ اسم جس میں لفظاً یا تقدیراً علامت تانیث نہ ہو۔

۱۰۲۔**مؤنث**: جس میں تانیث کی علامت پائی جائے لفظاً یا تقدیراً۔

۱۰۳۔**مؤنثِ حقیقی**: جس کے مقابل میں کوئی جاندار ہو۔

۱۰۴۔**مؤنثِ لفظی**: جس کے مقابل میں کوئی جاندار تو نہ ہو۔

۱۰۵۔**واحد**: جو لفظ کہ اس سے ایک فرد سمجھا جائے۔

۱۰۶۔**مُثَنّٰی**: جو لفظ کہ کسی لفظ میں تغیر کرنے سے حاصل ہو تا کہ اصل معنی کے دو فرد پر دلالت کرے۔

۱۰۷۔**مجموع**: جو لفظ کہ کسی لفظ میں تغیر کرنے سے حاصل ہو تا کہ اسکے معنی کے چند افراد پر دلالت کرے۔

۱۰۸۔**جمع تکسیر مکسر**: وہ جمع جس میں واحد کی بنا سلامت نہ رہے۔

۱۰۹۔**جمع تصحیح وسالم**: وہ جمع جس میں اس کے واحد کی بنا سلامت رہے۔

۱۱۰۔**جمع مذکر سالم**: وہ جمع جو واؤ معروف ونون مفتوح یا یائے معروف ونون مفتوح اس کے واحد کے آخر میں لگانے سے حاصل ہو۔

۱۱۱۔**جمع مؤنث سالم**: وہ جمع کہ اس کے واحد کے آخر الف و تا لگانے سے حاصل ہو۔

۱۱۲۔**جمع قِلّت**: جو دس سے کم پر دلالت کرے۔

۱۱۳۔**جمع کثرت**: جو دس یا زائد پر دلالت کرے۔

۱۱۴۔**اعراب**: وہ حرکت یا حرف یا سکون ہے جو معرب کے آخر میں عامل کی وجہ سے پیدا ہو۔

۱۱۵۔**عامل**: جس سے اعراب کے چاہنے والے معنی پیدا ہو۔

۱۱۶۔**مفرد**: جو مرکب نہ ہو، جو تثنیہ و جمع نہ ہو جو مضاف یا مشابہ[2] بمضاف نہ ہو۔

۱۱۷۔**منصرف**: جو اسم کہ کسرہ و تنوین کو قبول کرے۔

۱۱۸۔**غیر منصرف**: جو اسم کسرہ و تنوین کو قبول نہ کرے۔

۱۱۹۔**صحیح**: نحویوں کے نزدیک جس کے آخر حرف علت نہ ہو۔

۱۲۰۔**جاری مجزی صحیح**: جس کے آخر حرف علت ساکن کے بعد واقع ہو۔

۱۲۱۔**اسم مَقْصُور**: جس کے آخر الف مقصورہ ہو۔

۱۲۲۔**اسم منقوص**: جس اسم کا آخر حرف یا ما قبل مکسور ہو۔

۱۲۳۔**رفع**: علامت فاعلی کو کہتے ہیں جیسے ضمہ۔الف۔وَاو۔

۱۲۴۔**نصب**: علامت مفعولی کو کہتے ہیں جیسے فتحہ، کسرہ، الف، یا۔

۱۲۵۔**عطف بیان**: جو تابع غیر صفت کہ متبوع کی ذات کو بیان کرے۔

۱۲۶۔**عطف بحرف یا عطف نسق**: جو تابع شریک ہو اس نسبت میں جو متبوع کی طرف کی جائے بتعلقات خاصہ جو بذریعہ حروف کے بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۲۷۔**بدل الکل**: جس کا مصداق عین مُبْدَلْ نہ ہو۔بدل و مُبْدَلْ مِنْہُ کا مِصداق ایک ہو۔

۱۲۸۔**بدل الاشتمال**: جس کا مصداق مُبْدَلْ مِنْہُ کا کُل و جزء نہ ہو لیکن اس کے ساتھ تعلق رکھے۔

۱۲۹۔**بدل بعض**: جس کا مصداق جزءِ مُبْدَلْ مِنْہُ ہو۔

۱۳۰۔**بدل الغلط**: جو مبدل منہ سے یہ تعلقات نہ رکھے محض مبدل منہ کے بے جا ذکر کرنے کی اصلاح کے واسطے ہو۔

۱۳۱۔**اسم فاعل**: جو اسم کہ مصدر سے نکلا ہو اور دلالت کرے اس ذات پر کہ جس کو اس معنی مصدری کے ساتھ تعلق فاعلی ہو۔

---

[2]) شبہ بالمضاف سے مراد وہ اسم ہے جو مضاف نہ ہو، لیکن متعلق ہو ایک ایسے نشے (نحوًا: عامل / متعلَّق) کے ساتھ جو اس کے معنی کی متمم (تکمیل کرنے والی) ہو، خواہ وہ اسم:

- ❖ مشتق ہو اور عمل کرنے والا ہو مابعد میں، جیسے: يَا طَالِعًا جَبَلًا ، يَا حَاسِنًا وَجْهَهُ. يَا خَيْرَ مَنْ لَا قَبِيحَ فِعْلُهُ مَحْمُودٌ
- ❖ یا موصوف ہو، جس کی صفت جملہ یا ظرف ہو، جیسے: يَا حَافِظَ الأَمَانَةِ، أَلَا يَا نَخْلَةَ ذَاتَ عِرْقٍ
- ❖ یا معطوف اور معطوفٌ علیہ مل کر ایک اسمِ واحد کا حکم رکھتے ہوں۔ خواہ وہ عَلَم ہوں یا اسم عدد، جیسے: بَانِي وَثَمَانِينَ ، زَيْدٌ وَعَمْرًا —جب یہ مجموعہ کسی کا نام ہو۔

۱۳۲۔ **اسم مفعول**: جو اسم کہ مصدہ سے نکلا ہوا اور دلالت کرے اُس ذات پر کہ جس کو اس کے معنی مصدری کے ساتھ تعلق و قوعی ہو۔

۱۳۳۔ **صفت مشبّہ**: جو اسم کہ مصدر سے نکلا ہوا اور دلالت کرے اسذات پر کہ جس کو معنی حدث اور دوام کے ساتھ پائے جائیں۔

۱۳۴۔ **اسم تفضیل**: جو اسم کہ مصدر سے نکلا ہو اور دلالت کرے اس اسم پر کہ جس میں معنی مصدری بزیادتی اضافی پائے جاتے ہوں۔

۱۳۵۔ **مصدر**: جو لفظ کہ دلالت کرے ایک حالت خاص پر۔

۱۳۶۔ **عدل** (فصل): لفظ کا اپنے اصلی صیغے سے بگڑ کر مستعمل ہونا۔

۱۳۷۔ **وصف**: جو لفظ کہ دلالت کرے ایک ذات غیر معین پر کہ ماخوذ ہو ایک حالت خاص کے ساتھ۔

۱۳۸۔ **عُجْمَہْ**: غیر زبان کا لفظ جو عرب میں نقل ہو کہ آیا ہو۔

۱۳۹۔ **عَلَمْ**: جو موضوع ہو ذاتِ معین کے واسطے اس طرح سے کہ کسی دوسری ذات کو متناول نہ ہو اس وضع سے۔

۱۴۰۔ **وزنِ فعل**: فعل کا اوزان مختصہ پر ہونا یا اس کے اول میں زیادتی مشترک ہونا۔

۱۴۱۔ **اِسْتِدْرَاکْ**: کلامِ سابق کے وہم کو دور کرنا۔

۱۴۲۔ **تنوین**: وہ نون ساکن ہے جو کلمے کے آخر میں لکھا نہیں جاتا اور ما قبل کی حرکت کے تابع ہوتا ہے۔

۱۴۳۔ **حروف ردع**: جو موضوع ہیں مخاطب کے جھڑکنے اور باز رکھنے کے لئے۔

۱۴۴۔ **حروف تحضیض**: جو موضوع ہیں مخاطب کو کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے یا ندامت دلانے کے لئے۔

۱۴۵۔ **استثناء**: اوپر کے حکم سے نکالنا۔

۱۴۶۔ **مستثنی**: جو اسم کہ اوپر کے حکم سے نکالا گیا ہو۔

۱۴۷۔ **مستثنی منہ**: جس کی طرف حکم استثنائی کیا جائے۔

۱۴۸۔ **مستثنی متصل**: جو مستثنی کہ مستنی منہ کے جنس سے ہو۔

۱۴۹۔ **مستثنی منقطع**: مستثنی کہ مستثنی منہ کے جنس سے نہ ہو۔

۱۵۰۔ **مستثنی مُفَرَّغْ**: جس میں مستثنی منہ محذوف ہو۔

بحث عوامل یکصد(۱۰۰)

نمبر شمار	نام عوامل	گنتی
۱تا۱۷	حروف جارہ	باو تا و کاف ولام وواؤ ومُنْذُ ومُذْ خَلَا ، رُبَّ ، حاشا ، مِنْ ، عَدَا ، فی ، عَنْ ، علی ، حَتی ، اِلی ۔
۱۸تا۲۳	مشبہّ بالفعل	اِنَّ ۔ اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لٰکِنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لَعَلَّ ۔
۲۴تا۲۵	مشبّہ بِلَیْسَ	ما ، لا ۔
۲۶تا۳۲	ناصبِ اسم	واؤ ، ویاء ، وہمزہ ، اَلاَّ ، اَیاَ ، اَیْ ، ھَیَا ۔
۳۲تا۳۶	ناصبِ مضارع	اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ ۔
۳۷تا۴۱	جازم فعل	اَنْ ، لَمْ ، لَمَّا ، لام امر ، لائے نھی ۔
۴۲تا۵۰	اسمائے جازمہ فعل	مَنْ ، مَا ، مَھْمَا ، اَیُّ ، حَیْثُمَا ، اِذْمَا ، مَتٰی ، اَنَّمَا ، اَنّٰی ۔
۵۱تا۵۵	ناصبِ اسم نکرہ	لفظ کمثر مرکب ، کَمْ استفھامیہ ، کَاَیِّنْ ، کَذَا ،
۵۶تا۶۳	اسمائے افعال	دُوْنَکَ ، بَلْہَ ، عَطَیْکَ ، حَیَّھَلْ ، ھَا ، رُوَیْدَ ، ھَیْھَاتَ ، شَتَّانَ ، سَرْعَانَ ۔
۶۴تا۷۶	افعالِ ناقصہ	کَانَ ، صَارَ ، اَصْبَحَ ، اَمْسٰی ، اَضْحٰی ، ظَلَّ ، بَاتَ ، مَافَتِیَ ، مادام ، مَاانْفَکَّ ، لَیْسَ ، مَابَرِحَ ، مَازَالَ ۔
۷۷تا۷۹	افعالِ مقاربہ	کَادَ ، کَرَبَ ، اَوْشَکَ ، عَسٰی ،
۸۰تا۸۴	افعالِ مدح وذم	نِعْمَ ، بِئْسَ ، سَاءَ ، حَبَّذَا ۔
۸۵تا۹۱	افعالِ قُلوب	خِلْتُ ، عَلِمْتُ ، حَسِبْتُ ، ظَنَنْتُ ، زَعَمْتُ ، وَجَدْتُ ، رَاَیْتُ ،
۹۲تا۹۸	عواملِ قیاسیہ	اسم فاعل ، مصدر ، اسم مفعول ، مضاف ، فعلِ مطلق ، صفت ، اسم تام ۔
۹۹تا۱۰۰	عاملِ معنوی	مضارع خالی از عوامل ، مبتداء اور خبر ہر دونوں کا عواملِ معنوی سے خالی ہونا ۔

حروف غیر عاملہ وہ کل سولہ قسم ہیں:

1. ۱تا۳	حروفِ تنبیہ	اَلَا ، اَمَا ، ھَا ۔
.2	حروف ایجاب	نَعَمْ ، بَلٰی ، اَجَلْ ، اَیْ ، جَیْرِ ، اَنَّ ۔
.3	حروف تفسیر	اَیْ ، اَنْ ۔
.4	حروف مصدریہ	مَا ، اَنْ ، اِنَّ ۔
.5	حروف تحضیض	اَلاَّ ، ھَلَّا ، لَوْلَا ، (لَوْ) مَا
.6	حروفِ توقّع	قَدْ
.7	حروفِ استفہام	مَا ، ھمزۃ ، ھَلْ ،

.8	حرفِ رَدَع	كَلّا
.9	تنوین	تَمَکُّنْ، تَنْکِیْر، عِوَض، تَرَنُّمْ،
.10	نون	تاکید،(ثقیلہ،خفیفہ)
.11	حروفِ زیادت	اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِن، کاف، باء، لام۔
.12	حروفِ شرط	اَمّا، لَوْ۔
.13	انتفائے ثانی بسبب انتفائے اول	لَوْلا۔
.14	تاکید	لامِ مفتوحہ
.15	مَا	بمعنی مَادَامَ
.16	حروفِ عاطفہ	واؤ، فاء، ثُمَّ، حتّی، اِمّا، اَوْ، اَمْ، لَا، بَلْ، لٰکِنْ،

اشعارواجبُ الحفظ

نوٹ: فقیر اپنے رسالہ فیض النحو میں چند اشعار کا اضافہ کرتا ہے جنہیں یاد کر چند اضافہ یاد کرنے اور سمجھنے سے بہت سے نحوی قواعد آسان ہو جاتے ہیں۔

اِنّ را در چار جا مکسور خواں	ابتدا و بعد قول و قسم داں
چوں در آید در خبر اولام نیز	اِنّ را مکسور خوانی اے عزیز
انّ را در پنج جا مفتوح خواں	بعد علم و بعد ظن و در میاں
بعد لَوْلَا بعد لَوْ تحقیق داں	تا نیفتی ہیچ جا در شک آں
گر حروف عطف خواہی بےخلل	یادگیر و میخواں در مثل
واوفا وثُمَّ وحتّی أو وأمْ وإمَّا و لا	بَلْ ولٰکِنْ وہ حروف عطف گفتم مرترا
مفاعیل پنج است گربشنوی	له و مطلق و فی و معه و به
ممیز در عدد برسه جہت داں	ز سه تادہہمه مجموع را مکسورخواں
زده تا صد ہمه منصوب و مفرد	ز صد بر تر ہمه فرد است و مجرور
پنج نوع آمد معارف در کلام	مضمر و مبہم و علم و مدخول لام
پنجمی اسمیکه باشد آنمضاف	سوئی آیناربعه که گفتم والسلام
بود ترکیب در نحویاں شش	بیادش گیر گر خائف زفوتی
چوں اسنادی و توصیفی و مزجی	اضافی داں و تعدادی و صوتی
گر نخواہی تا بدانی نام ہر پیغمبرے	تاکد است ای برادرشمرد نحوی منصرف
صالح و ہود و محمد یا شعیب نوح ولوط	منصرف دانی باقی ہمه لا یُنْصَرِفْ
کے دکا در ہندوی آید اگر	ہست ترکیبِے اضافی آں نگر
ایسا ویسا ہندوی تقریر داں	صفت و موصوف او کردم بیاں
نے اگر در ھندوی آید بگو	فاعل فِعْلَتْ غیرے نیست او
کوتئیں آید اگر در ہندوی	ہست آں ترکیب مفعول به

ہے اگر ظاہر شود اندرمیاں	مبتدا و خبر باشد اندراں
حال ہونے کی اگر تقریر شد	هندوی حالیت این تحریر شد
گر بود از روئی اندر مغیش	آن تمیز است خود تو او را دانیش
گر برائے آبخا که آید ظہور	ہست او مفعول که از رشک دور
بعد فعل از ظرف آید چوں بداں	ہست او مفعول فیه اندر میاں
ساتھ اگر آید معنی ہندوی	اوست مفعول به بنگری
مطلقا مفعول باشد مصدرے	ہندوی بن کر کلام شکرے
کرده شد اینجا اگر منقول شد	مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ مفعول شد
بعد الِّا ہر چه آید اےعزیز	ہست مستثنی و استثناء نیز
از جہات سته گر آید کلام	ظرف باشد فعل را گفتم مدام
اے ؤیا در ہندی راند کے	ای منادی ہست این گفتم بے

ترجمه:

۱۔اِنّ کو چار جگہ مکسور پڑھنا چاہیے۔(۱)ابتداءِ کلام میں۔(۲)قَالَ يَقُوْلُ کے باب کے شروع میں۔(۳)قسم کے جواب میں۔

۲۔(۴)جب اِنّ کی خبر پر لام واقع ہو۔

۳۔اِنّ کو پانچ جگہ مفتوح پڑھنا چاہیے(۱)عَلِمَ يَعْلَمُ کے باب میں(۲)ظَنَّ يَظُنُّ کے باب میں(۳)درمیان کلام میں۔

۴۔(۴)لَوْلَا کے بعد(۵)لَوْ کے بعد۔

۵،۶۔حروف عاطفہ دس ہیں(۱)واوٌ(۲)فاءٌ(۳)ثم(۴)حتیّ(۵)اَوْ(۶)اَمْ(۷)اِمّا(۸)لَا(۹)بَلْ(۱۰)لٰکِنْ

۷۔مفاعیل پانچ ہیں(۱)مفعول لہ(۲)مطلق مفعول(۳)مفعول فیہ(۴)مفعول معہ(۵)مفعول بہ۔

۸،۹۔ مُمَیِّز تین وجوہ سے مستعمل ہوتا ہے(۱) ثلاثہ تا عشرۃ کا مابعد ممیز مکسور(۲) اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعُوْنَ و تِسْعٌ بعینہ جمع و منصوب(۳) ان کے بعد مفرد مجرور مزید تفصیل فقیر کی شرح شرح ماتہ عامل و شرح شرح جامی دیکھیئے۔

۱۰،۱۱۔معارف پانچ ہیں(۱)، مضمر(۲) مبہم(۳) عَلَمٌ(۴) مدخولِ لام(۵) مضاف بسوئے ایں ہمہ۔

۱۲،۱۳۔نحویوں کے نزدیک ترکیب چھ قسم پر ہے،(۱)اسنادی(۲)توصیفی(۳)مزجی(۴)اضافی(۵)تعدادی(۶)صوتی۔

۱۴،۱۵۔نحویوں نے چھ پیغمبرانِ عظام علیھم السلام کو منصرف پڑھا ہے۔(۱)صالح علیہ السلام(۲)ہود علیہ السلام(۳)محمد ﷺ(۴)شعیب علیہ السلام (۵)نوح علیہ السلام(۶)لوط علیہ السلام۔

۱۶،۱۷۔ کے اور کا اضافی ترکیب کی علامت ہے یعنی اردو ترجمہ میں جہاں لفظ کے اور کا ہو گا تو سمجھا جائیگا کہ یہ اضافی ترکیب ہے جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ ایسے ہی اردو ترجمہ میں لفظ ایسا ویسا آئے تو سمجھنا کہ یہ ترکیب توصیفی ہے۔

۱۸۔ لفظ نے اردو ترجمہ میں فاعل کی علامت ہے۔

۱۹۔ لفظ کو اردو ترجمہ میں مفعول بہ کی نشانی ہے۔

۲۰۔ اگر ترکیب میں ترجمہ کے وقت لفظ ہے ظاہر ہو تو سمجھنا یہ مبتداء و خبر ہیں۔

۲۱۔ جسعبارت کے ترجمہ اردو میں ہونے کی جیسے الفاظ ہو سمجھنا کہ وہ حال ہے۔

۲۲۔ ترجمہ میں لفظ از روئے کا مفہوم آئے تو سمجھنا کہ یہ تیز ہے۔

۲۳۔ کسی عبارت میں کام کو کسی لئے ظاہر کیا جائے تو سمجھنا وہ مفعول لہ ہے۔

۲۴۔ فعل کے بعد ظرف ہو تو وہ مفعول فیہ ہے۔

۲۵۔ ترجمہ میں جس اسم میں ساتھ کا لفظ ہو تو وہ مفعول معہ ہے۔

۲۶۔ فعل کے بعد اس جیسا مصدر رہو تو وہ مفعول مطلق ہے۔

۲۷۔ جس میں کردہ شدکا ذکر ہو وہ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔

۲۸۔ اِلّا کے بعد کا کلام مستثنیٰ اور اِلّا استثناء کا ہے۔

۲۹۔ جہات ستہ جب فعل کے بعد واقع ہو تو جہت کو ظرف کہا جائیگا۔

۳۰۔ اے اور یاہندی میں ندا کے لئے استعمال کرتے ہیں اشعار طلبہ کو یاد کرائے جائیں اس کے بعد ہر شعر کی شرح معہ امثلہ یاد کرائیں۔

بہت بڑا فائدہ ہو گا۔ واللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابْ۔

وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

انا الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور پاکستان

شعبان ۱۴۰۱ھ یکم جولائی ۱۹۸۱ء بروز چہار شنبہ بعد نمازِ ظہر

أَبْسِمِلُ وَأُحَمْدِلُ وَأُصَلِّي وَأُسَلِّمُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

امابعد! فقیر نے تمام اصطلاحات رسالہ فیض النحو میں لکھ دیئے ہیں انہیں نقشوں میں دکھاتا ہے۔

مقدمہ

(1) اجزائے کلام تین ہیں۔ اسم فعل، حرف، اسم چیز کا نام ہے۔ فعل کام یا حالت کا نام ہے۔ اور حرف دو لفظوں کو ملاتا ہے۔ جیسے: دَخَلَ (فعل) اَلْمُسَافِرُ (اسم) فِي (حرف) بَلَدِهٖ (اسم)، یعنی مسافر اپنے شہر میں داخل ہوا۔

(۲) اسم میں کسی خاص زمانہ کا تعلق نہیں ہوتا۔ فعل میں خاص زمانہ کا تعلق ہوتا ہے۔

جیسے: قلم، دواۃ، امتحان، حیوۃ، موت، کرامت، شرافت، مکہ، مدینہ، یہ سب اسم ہیں۔ اور دَخَلَ (فعل ماضی) (یعنی وہ داخل ہوا تھا)، لَيَدْخُلُ (فعل حال) (یعنی وہ داخل ہوتا ہے)، سَوْفَ يَدْخُلُ (فعل مستقبل) (یعنی داخل ہوگا)، یہ سب فعل ہیں۔

چونکہ زمانے تین ہیں۔ (ماضی یعنی گزرا ہوا زمانہ، حال موجودہ زمانہ اور مستقبل آئندہ زمانہ) اسلئے فعل بھی تین ہی ہوئے۔ فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل، اور ایک ایک فعل نے ایک ایک زمانہ سنبھال لیا ہے۔

(۳) حرف دو قسم کے ہیں۔ (حروف ہجا اور حروف معانی) جن حرفوں کے ملانے سے کوئی لفظ بنتا ہے۔ وہ حروف ہجّا ہیں۔ اور ان کو حروف تہجیجی کہتے ہیں۔ جیسے: قلم میں ق، ل، م۔ اور یہ حروف بے معنی ہیں۔ جن لفظوں کے کچھ معنی ہیں۔ مگر وہ نہ اسم ہیں اور نہ فعل۔ وہ حروف معانی ہیں۔ جیسے: فِي بمعنی "میں" مِنْ بمعنی "سے" یا کچھ۔ اور یہی حروف اجزائے کلام بھی ہیں۔ اور الگ ہو کر مستقل طور پر کوئی فقرہ نہیں بناتے بلکہ جب کبھی آتے ہیں، تو فعل یا اسم کے ساتھ مل کر آتے ہیں۔ اسلئے ان کو غیر مستقل کہا جاتا ہے اور اسم فعل مستقل کہلاتے ہیں۔ کیونکہ دو حروف معانی کے بغیر بھی فقرہ بنا سکتے ہیں۔ جیسے: دَخَلَ الْمُسَافِرُ، (مسافر آیا) جَلَسَ زَيْدٌ، (زید بیٹھا)

(ف) ان ہر تینوں (اسم فعل حرف) کو مع اقسام نقشہ جات میں دیکھیے۔

اویسی غُفِرَلَہٗ

(بہاولپور پاکستان)
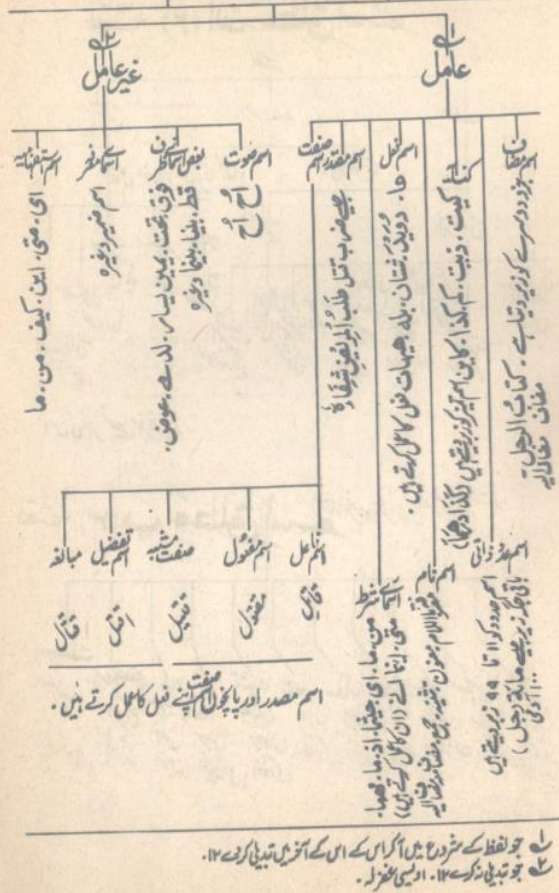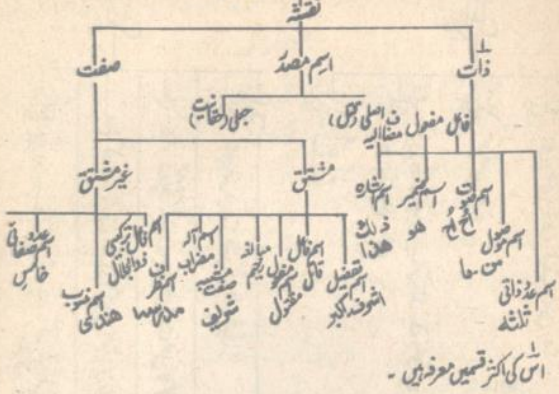
٢٦
نقشہ (٢) الف۔ مطلق اسم
ذات
اسم مصدر
صفت
مشتق
غیر مشتق
اس کی اکثر قسمیں معروف ہیں۔
نقشہ (٣) ب مطلق اسم

(١) اسم
عامل
غیر عامل
اسم مصدر اور پانچوں اسم صفت اپنے فعل کا عمل کرتے ہیں۔

٢٨
(٥) نقشہ ضمیر مرفوع منفصل
واحد
تثنیہ
جمع
مذکر
مؤنث
غائب
حاضر
متکلم
(٦) نقشہ ضمیر مجرور متصل

٢٧
(٤) اسم معرفہ
اسم موصول
اسم اشارہ
اسم علم
ضمیر
متصل
منفصل

(۸) فعل کا نقشہ:

ماضی = مطلق ۔ قریب ۔ بعید ۔ تمنائی ۔ شکیہ ۔ استمراری ۔ معطوفہ

مضارع = فعل حال ۔ فعل مستقبل قریب ۔ مستقبل بعید ۔ فعل مستقبل تمنائی ۔ استمراری

منفی = ماضی ۔ مضارع ۔ فعل حال ۔ فعل مستقبل

مثبت = مضارع ۔ ماضی ۔ امر (آن کا حکم)

امر = فوری ۔ استمراری ۔ حاضر ۔ غائب

فعل مجمل = لم یضرب (اُسنے نہیں مارا)

مجہول = " " " "

معروف = ماضی، مضارع، امر، نہی، مثبت، منفی

نہی = فوری ۔ استمراری ۔ حاضر ۔ غائب

(۷) نقشہ ضمیرِ مرفوع (فاعلی) متصل الفعل ماضی
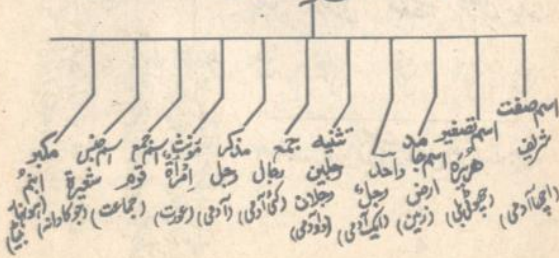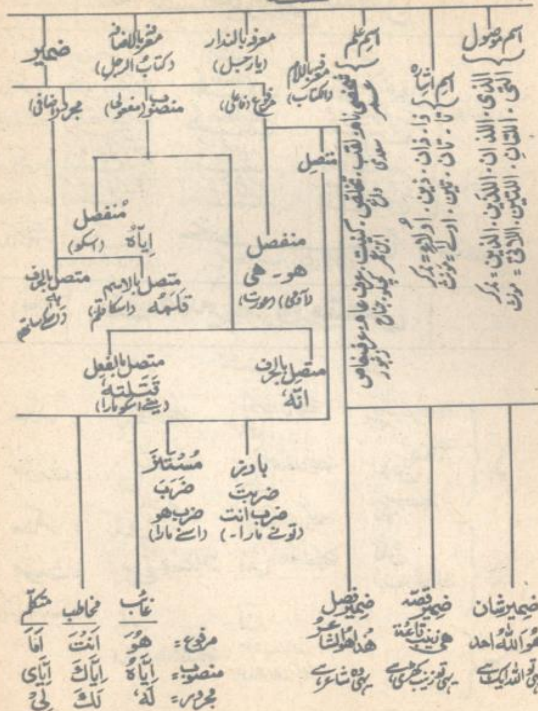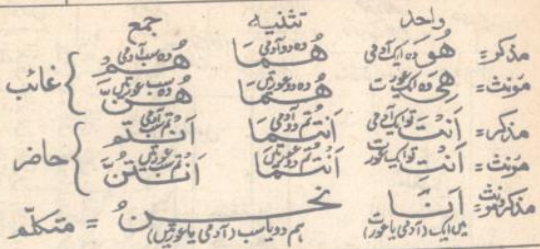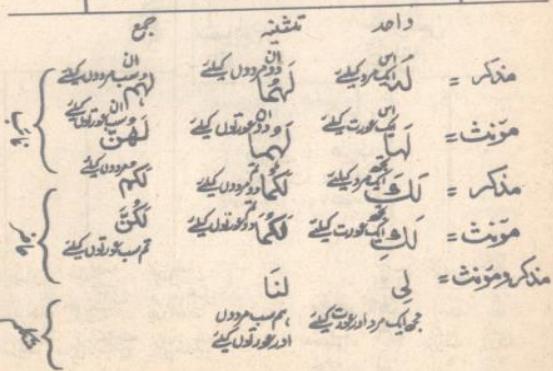
نمبر شمار	فعل	ضمیرِ فاعلی		حاصل لفظ	ترجمہ	صیغہ
(۱)	ضَرَبَ	هُوَ	م	ضَرَبَ	ایک آدمی نے مارا	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف
(۲)	ضَرَبَ	هُمَا	ب	ضَرَبَا	دو آدمیوں نے مارا	صیغہ تثنیہ مذکر " "
(۳)	ضَرَبَ	هُمُوْ	ب	ضَرَبُوا	سب آدمیوں نے مارا	صیغہ جمع مذکر " "
(۴)	ضَرَبَ	هِیَ ضَرَبَ	ت	ضَرَبَت	ایک عورت نے مارا	صیغہ واحد مؤنث " "
(۵)	ضَرَبَت	هُمَا	ب	ضَرَبَتَا	دو عورتوں نے مارا	صیغہ تثنیہ مؤنث " "
(۶)	ضَرَبَ	هُنَّ	ب	ضَرَبْنَ	سب عورتوں نے مارا	صیغہ جمع مؤنث " "
(۷)	ضَرَبَ	اَنْتَ	ب	ضَرَبْتَ	تو ایک آدمی نے مارا	صیغہ واحد مذکر حاضر " "
(۸)	ضَرَبَ	اَنْتُمَا	ب	ضَرَبْتُمَا	تم دو آدمیوں نے مارا	صیغہ تثنیہ مذکر " "
(۹)	ضَرَبَ	اَنْتُم	ب	ضَرَبْتُم	سب آدمیوں نے مارا	صیغہ جمع مذکر " "
(۱۰)	ضَرَبَ	اَنْتِ	ب	ضَرَبْتِ	تو ایک عورت نے مارا	صیغہ واحد مؤنث " "
(۱۱)	ضَرَبَ	اَنْتُمَا	ب	ضَرَبْتُمَا	تم دو عورتوں نے مارا	صیغہ تثنیہ مؤنث " "
(۱۲)	ضَرَبَ	اَنْتُنَّ	ب	ضَرَبْتُنَّ	تم سب عورتوں نے مارا	صیغہ جمع مؤنث " "
(۱۳)	ضَرَبَ	اَنَا	م	ضَرَبَ تُ ضَرَبْتُ	میں نے مارا	صیغہ واحد متکلم
(۱۴)	ضَرَبَ	نَحْنُ	م	ضَرَبَ نَا ضَرَبْنَا	ہم نے مارا	صیغہ جمع متکلم

نوٹ: م، ضمیر مستتر کی علامت ہے۔ب، ضمیر بارز کا نشان ہے۔ صیغہ ۴، ۵ میں ت، علامتِ تانیث ہے، اور ۱۳، ۱۴ میں تُ اور نَا علامتِ متکلم ہے۔ صیغہ ۳، میں هُمْ کو هُمُوْا پڑھا گیا ہے۔(اویسی غفرلہ)

قاعدہ: فعل چار قسم کا بتایا جاتا ہے،(ماضی، مضارع، امر، نہی) مگر ان کے ماتحت اسکی بہت قسمیں ہیں جو نقشہ میں مذکور ہے۔